فساد وعدم فسادِ صوم کیلئے معیار

(ایک نیا پہلو)

مولانا ڈاکٹر عبد الواحد مفتی جامعہ مدنیہ، لاہور۔

علم تشریح البدن کی جدید تحقیقات کی روشنی میں روزے کے فساد وعدم فساد کے چند منقولہ مسائل میں اشکال ہوتا ہے اور اشکال ہونے کا مبنیٰ یہ ہے کہ فقہاء نے ان مسائل کی جو توجیہ کی ہے وہ موجودہ تحقیقات سے مطابقت نہیں رکھتی مثلاً

(۱) روزہ دار کے کان میں کسی مائع وسیال شی کی داخل ہونے پر فساد وعدم فساد صوم اور اس کی توجیہ کے بارے میں تفصیل یوں ملتی ہے۔

ومن... اقطر فی اذنه افطر لقوله علیه السلام الفطر مما دخل و لوجود معنی الفطر وهو وصول مافیه صلاح البدن الی الجوف ولا کفاره علیه لا نعدامه صوره ولو اقطر فی اذنه الماء او دخله لا یفسد صومه لا نعدام المعنی و الصوره بخلاف ما اذا دخله الدهن(هدایه)

وبسطه فی الکافی فقال : لان الماء یفسد بمخالطه خلط داخل الاذن فلم یصل الی الدماغ شئی یصلح له فلا یحصل معنی الافطار فلا یفسد(فتح القدیر)

اس کا حاصل یہ ہے کہ کان میں جو تیل ڈالا جائے وہ دماغ یعنی اس کے جوف تک پہنچتا ہے۔ جبکہ موجودہ تحقیق کے مطابق کان اور دماغ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہوتا کہ جس کے ذریعے سے دوا دماغ تک پہنچ سکے۔

(۲) وفی التحقیق ان بین الجوفین منفذا اصلیا فما وصل الی جوف الراس یصل الی جوف البطن(۱)

یعنی جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان منفذ اصلی ہے لیکن موجودہ تحقیق اس کے خلاف ہے۔

اشکال یہ ہے کہ فقہاء نے مسائل کی بناء جن تحقیقات پر کی تھی مشاہدہ اور

۱۔ بحر ص: ۲۷۹ ج: ۲

جدید طرق تحقیق سے وہ معلومات اور تحقیقات ثابت نہ رہیں اور ان کے خلاف ثابت ہوا ہے تو کیا احکام بھی ان تحقیقات کے بدلنے سے بدل جائیں گے۔

اس تحریر کی ترتیب یوں ہوگی کہ اولاً جوف دماغ اور جوف بطن اور ان کے درمیان کسی منفذ اصلی کے ہونے کے بارے میں بحث کی جائے گی۔ ثانیاً فساد وعدم فساد صوم کیلئے چند اصول ذکر کئے جائیں گے اور ثالثاً مختلف احکام کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تحقیق کی جائے گی۔

بحث اول : فساد وعدم فساد صوم کیلئے معیار۔ایک نیا پہلو

جوف بطن سے کیا مراد ہے؟

اس سے مراد معدے اور آنتوں کا جوف ہے اور اگرچہ بطن کا اطلاق اس جوف پر بھی ہوتا ہے جو سینے سے نیچے ہوتا ہے اور جس میں اعضائے رئیسہ مثلا معدہ، آنتیں، مثانہ، رحم گردے وغیرہ قائم ہوتے ہیں یعنی وہ جوف جس کو (Abdominal Cavity) کہتے ہیں لیکن یہاں وہ مراد نہیں ہے اس پر اگرچہ کوئی تصریح تو نظر سے نہیں گزری لیکن اول معنی مراد لینے پر مندرجہ ذیل عبارات مؤید ہیں۔

(۱) اما الحقنه والو جور فلا نه وصل الى الجوف مافيه صلاح البدن (قاضی خان)

(۲) وهذا و ما وصل الى الجوف او الدماغ من المخارق الاصليه كالانف والاذن والدبر (بدائع الصنائع)

ان عبارتوں میں جوف کا جو قریبی معنی ہے وہ معدہ اور آنتوں کا جوف ہی ہے اور صلاح بدن کا تعلق بھی اسی جوف سے ہے۔

(۳) فكانه وقع عند ابى يوسف رحمه الله ان بينه و بين الجوف منفذا و لهذا يخرج منه البول و و وقع عند ابى حنيفه رحمه الله ان المثانه بينهما حائل والبول يترشح منه(هدايه)

اگر جوف سے دوسرا معنی یعنی Abdominal Cavity مراد ہوتا تو پھر شیخین کے درمیان اختلاف کی گنجائش نہ ہوتی کیونکہ مثانہ تو بلاشک وشبہ اس میں واقع ہی ہے اور اس میں کسی شئی کا داخلہ جوف بطن ہی میں داخلہ شمار ہوتا لیکن جب اختلاف واقع ہوا ہے تو معلوم ہوا کہ جوف بطن سے فقہاء کی مراد معدہ اور آنتوں کا جوف ہے۔

(۴) اس کو امداد الفتاوی ص:۱۴۶ ج:۲ میں جوف معدہ بھی کہا گیا ہے جو کہ جوف بطن کی گویا تفسیر ہے۔

(۵) وهو مبنى على انه هل بين المثانه والجوف منفذ ام لاوهوليس باختلاف فيه على التحقيق فقالا لا و وصول البول من المعده الى المثانه بالترشح

جب یہ بات ثابت ہوئی کہ فقہاء کے کلام میں جوف یا جوف بطن سے مراد معدہ اور آنتوں کا جوف ہے تو اب یہ بات مزید جاننے کی ضرورت ہے کہ اس جوف بطن یا جوف معدہ کے درمیان اور مثانہ خواہ وہ مرد کا ہو یا عورت کا اور رحم اور دماغ کے درمیان جدید تشریح البدن کی رو سے کوئی منفذ نہیں پایا جاتا۔ اگرچہ فقہاء ذکر کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں منفذ پایا جاتا ہے مثلاً

جوف دماغ اور جوف بطن کے درمیان منفذ کے بارے میں بحر الرائق میں یوں ذکر ہے کہ

وفى التحقيق ان بين الجوفين منفذاً اصليا

مثانہ اور جوف بطن کے درمیان منفذ کے بارے میں یوں ذکر ہے

(قوله ان اقطرفى احليله لا)اى لايفطر.اطلقه فشمل الماء والدهن وهذا عندهما خلافا لابى يوسف (رحمه الله)وهومبنى على انه هل بين المثانه والجوف منفذ ام لا وهو ليس باختلاف فيه على التحقيق فقالا لا و وصول البول من المعده الى المثانه بالترشح(۱)

بحر الرائق ص ۲۷۹ ج ۲

واماالاقطار فی قبل المراه فقدقال مشائخنا انه یفسد صومها بالاجماع لان لمثانتهامنفذاً فیصل الی الجوف کالاقطارفی الاذن(١)

فرج و رحم اور جوف معدہ کے درمیان کسی منفذ کے وجود کا ذکر اپنے پاس موجود فقہ کی کتابوں میں نہیں ملا۔

۲ جوف دماغ سے کیا مراد ہے؟

فقہ کی کتابوں میں تو اس کی تفصیل نہیں ملتی البتہ قدیم تشریح البدن کے مطابق کتاب المائۃ للمسیحی میں یہ تفصیل مذکور ہے۔

وبطون الدماغ ثلاثه ثنتان فی مقدمه و واحد فی مؤخره وبالبطنین المقدمین یکون استنثاق الدماغ التنفس واخراجه ایاه . وهما یعدان و ینضجان الروح النفسانی ویصیران آله للشم بطر فیهما المنحدرین نحو المنخرین من سفل ویصیران مع ذلک شبیهین بالمجری الذی یصلح ان یخرج منه الفضول . والبطن المؤخر یقبل الروح النفسانی بعد ان ینضحج فی البطنین المقدمین وهناک مجری ینفذ فیه هذا الروح من البطنین المقدمین الی البطن المؤخر و شکل هذه البطون مستدیر.

.... ویوجد فی المجری الذی فیما بین البطنین المقدمین وبین البطن المؤخر جسم علی شکل الصنوبره من جو هر الغدد یملا الفضاء والخلل الذی فیما بین اقسام العرق العظیم الذی منه ینتسج اکثر الشباک المشیمیه التی فی البطنین المقدمین من الدماغ

وکل واحد من المنخرین والثقبین النافذین فی طول المنخرین الذین بهما یکون التنفس واشتمام الروایح اذا هو بلغ الراس/انتهی الی عظم سخیف الجرم وهو العظم الذی عنده ینتهی اطراف البطنین المقدمین من بطون الدماغ . وفی هذا العظم ثقب مختلفه المجاری شبیهه بالا سفنجه یستفرغ فیها الفضول المنحدره من الدماغ وهی المخاط ....
الخ (ص:٥٦،٥٤)

---

١. بدائع الصنائع ص: ٩٣ ج ٢

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ دماغ کے اجواف و بطون (Cavitis) تین ہیں۔ دو دماغ کے اگلے حصے میں اضافہ اور اک پچھلے حصے میں۔ اگلے دو اجواف سے دماغ سانس کو اندر اور باہر کرتا ہے اور ان ہی میں روح نفسانی پختہ ہوتی ہے۔ یہی اجواف نتھنوں کی طرف اترنے والے اپنے اطراف کے ذریعہ سے سونگھنے کا کام کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ فضلہ باہر نکالنے کا رستہ بھی مہیا کرتے ہیں۔ روح نفسانی کی پختگی کے بعد وہ یہاں سے ایک نالی کے ذریعے سے پچھلے جوف میں منتقل ہوجاتی ہے۔ مذکورہ نالی میں غدود کے مادہ سے بنا ہوا صنوبری شکل کا جسم ہوتا ہے۔ یہ جسم اس نالی نما رستہ کے پورے خلا کو اور اس بڑی رگ کی شاخوں کے درمیان کے خلل کو بھرتا ہے جس سے دماغ کے اگلے دو جوفوں میں موجود مشمیہ کے جال کا اکثر حصہ بنا ہوتا ہے۔ نتھنوں کے طول میں سوراخ اور اگلے دو اجواف کے اطراف کے درمیان ایک کمزور سی کئی سوراخوں پر مشتمل ہڈی ہوتی ہے۔ ان سوراخوں میں دماغ سے اترنے والا فضلہ یعنی بلغم جمع ہوتا ہے۔

لیکن جدید معلومات اس تفصیل کی تائید نہیں کرتیں۔

Olfactory nerves serving the sense of smell, have their cells of origin in the olfactory mucosa in the nasal cavity; this olfactory region comprises the mucosa of the superior nasal concha and the opposite post of the nasal septum. The nerve fibres originate as the central or deep processes of the olfactory cells and collect into bundles which cross in various directions, forming a plexiform network in the mucosa, finally forming about 20 branches, which traverse the cribriform plate in lateral and medial groups and end in the glomeruli of the olfactory bulb. Each branch has a sheath consisting of duramater and pia-arachnoid, the former continuing into the nasal periosteum, the latter into the perineural sheaths of the nerve bundles. Tissue spaces in these sheaths connect with those in the nasal mucous membrane and with the subarachnoid space.

مندرجہ بالا انگریزی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ناک کے اوپری حصے پر پائی جانے والی جھلی سے بہت سی حاسہ شم کی اعصابی تاریں شروع ہوتی ہیں۔ ان کے پھر تقریباً بیس مجموعے بن جاتے ہیں جو کہ چھلنی نما ہڈی (Cribriform Plate) کے سوراخوں سے گزرتے ہیں ہر مجموعے کے اوپر (Duramater) اور

Pia-arachnaib کے نام کی تہیں ہوتی ہیں ان میں سے اول الذکر ناک کی ہڈی کے اوپر کی جھلی (Naool Periosleum) کے ساتھ متصل ہوجاتی ہے جبکہ مؤخر الذکر کا اتصال اس مجموعہ کا احاطہ کی ہوئی جھلی کے ساتھ ہوتا ہے۔

غرض قدیم تشریح کے مطابق چھلنی دار ھڈی کے سوراخوں میں سے دماغ سے اترنے والا بلغم و مخاط ناک وحلق میں آکر گرتا ہے جبکہ جدید تشریح کے مطابق ان سوراخوں سے حس شامہ کو دماغ تک لے جانے والی اعصابی تاروں پر مشتمل بیس مجموعے گزرتے ہیں اور اس کے بعد ان سوراخوں میں مزید کوئی جگہ نہیں ہوتی کہ ان سے بلغم (اگرچہ وہ ہوتا بھی نہیں ہے) نیچے اتر سکے کیونکہ ناک اور حلق پر چڑھی ہوئی تہیں اسے کیلئے حاجب ہوتی ہیں بلکہ در حقیقت جو کچھ بلغم تیار ہوتا ہے وہ ان ہی تہوں میں تیار ہوتا ہے۔

جہاں تک کتاب الماۃ میں مذکور دماغ کے تین بطون کا ذکر ہے تو ان کے مقابلے میں جدید تحقیقات کی رو سے دماغ میں جو بطون واجواف پائے جاتے ہیں وہ (Ventricles) کہلاتے ہیں۔ یہ تعداد میں کل چار ہوتے ہیں جن میں سے دو (Lateral Ventricles) کہلاتے ہیں ان دو میں سے ایک ایک دماغ کے ہر نصفیے میں ہوتا ہے اس کا بڑا حصہ نصفیے کے وسط میں ہوتا ہے جس سے تین شاخیں نکلتی ہیں ایک آگے کو ایک پیچھے کو اور ایک نیچے۔ ہر ایک (Lateral Ventricle) ایک منفذ کے ذریعے سے ایک اور جوف جس کو (Third Ventricle) کہتے ہیں کھلتا ہے جو پھر آگے ایک اور جوف یعنی Fourth Ventricle میں جا کر کھلتا ہے۔ (دیکھیئے تصویر) ان بطون یعنی Ventricles کے چھت کی جانب باریک شریانوں کا جال سے ہوتا ہے جس کو Choroid Plexus کہتے ہیں۔ ان جالوں اور انکو محیط خلیاتی تہہ دماغ کی جھلیوں کے مابین پائی جانے والی رطوبت (Cerebro-Spinal Fluid) کا منبع ہیں۔ اس رطوبت سے یہ تمام بطون (Ventricles) اور حرام مغز کے اندر پائی جانے والی وسطی نالی

اور اسی طرح حرام مغز کے ارد گرد جھلیوں کے درمیان پائی جانے والا خلا پر رہتے ہیں۔

حوالے کے طور پر مندرجہ ذیل عبارات و نقوش ملاحظہ فرمائیں۔

Ventricles of the Brain

The ventricles of the brain (f13.14 develop as expansions of the lumen of the embryonic neural tube from a continuous fluid-filled system in the brain. The roof of each ventricle is thin and does not contain neurons. Each ventricle does, however, have network of capillaries called a choroid plexus associated with its roof. These plexuses, together with the ependymal cells that cover them, are the sites of production of cerebrospinal fluid. The fluid fills the ventricles of the brain, the central canal of the spinal cord, and the subarachnoid space (F13.15).

If air is injected into the ventricles, they become distinguishable on an X ray. This procedure is used to detect the presence of tumors or brain damage that distort the normal outlines of the ventricles.

Lateral Ventricles

Within each cerebral hemisphere is a lateral ventricle that has its major portion located in the parietal lobe. Extensions from this portion protrude in to the frontal lobe (anterior horn), the occipital lobe (posterior horn), and the temporal lobe (inferior horn). The lateral ventricles are separated from each other medially by a thin vertical partition called the septum pellucidum (F13.9). Each lateral ventricle communicates with the third ventricle by a small opening called the foramen of Monro (interventricular foramen).

Third Ventricle

The third ventricle is a narrow middle chamber in the diencephalon. The right and left masses of the thalamus form

most of its lateral walls. The massa intermedia (intermediate mass) passes through the ventricle. The third ventricle opens into the fourth ventricle by means of the cerebral aqueduct (aqueduct of Sylvius) of the mesencephalon.

Fourth Ventricle

The fourth ventricle is a pyramidal cavity located in the hindbrain just ventral to the cerebellum. There are two openings in the lateral walls of the fourth ventricle called the foramina of Luschka (F13.15). In the roof is a single opening, the foramen of Magendie. The ventricles communicate through these three openings with a space surrounding the brain and spinal cord (subarachnoid space). The fourth ventricle is continuous with the narrow central canal that extends the length of the spinal cord.

بحث ثانی | فساد و عدم فساد صوم کیلئے چند اصول وضابطے۔

(۱) شریعت کا مدار ان امور پر نہیں ہوتا جن کو معلوم کرنے کیلئے بہت کچھ تحقیقات وتدقیقات کی احتیاج ہو خصوصاً تشریحی طبی تحقیقات کہ جن کیلئے عام طور پر انسان کے مردہ جسم کی چیر پھاڑ کرنی پڑتی ہے جو کہ خود ایک محظور شرعی ہے۔

نماز روزے کیلئے شریعت نے اوقات اور مہینے معلوم کرنے کیلئے علم فلکیات کی تحقیقات وتدقیقات کا مکلف نہیں کیا بلکہ یہ کہہ کر کہ ہم تو امی امت ہیں روزوں کیلئے چاند کی رویت کو مدار بنایا اور نمازوں کیلئے سورج کے طلوع وغروب اور اشیاء کے سایہ کو مدار بنایا اور یہ ایسے امور ہیں کہ ہر زمانہ اور ہر معاشرہ ومقام کے لوگوں کی ان تک باسانی رسائی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح روزے کے فساد وعدم فساد کے بارے میں طرز شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسا معیار ہونا چاہیئے جو تشریحی طبی تحقیقات وتدقیقات کا محتاج نہ ہو۔ نیز اگر ایسا نہ ہو تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پچھلی تحقیقات باطل ہوجائیں جیسا کہ اس دور میں ہوا ہے تو پھر ان پر مبنی احکام بھی بدلیں گے اور اس سے بڑا حرف آتا ہے۔

(۲) حدیث پر نظر کرنے سے ہمیں وہ سادہ سا معیار مل جاتا ہے جس پر ہم فساد وعدم فساد صوم کے احکام کی بنا کرسکتے ہیں بلکہ فقہاء کے نزدیک بھی اصل معیار یہی ہے جیسا کہ کتب فقہ سے واضح ہے وہ حدیث یہ ہے۔

انما الافطار مما دخل ولیس مما خرج (روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جسم میں داخل ہو اس چیز سے نہیں جو جسم سے باہر آئے) اور اس عموم سے جن صورتوں کی تخصیص کی گئی ہے شریعت نے ان کو بھی خود ہی بیان کردیا ہے۔

(الف) روی ابو یعلی الموصلی فی مسنده حدثنا احمد بن منیع حدثنا مروان بن معاویه عن رزین البکری قال حدثتنا مولاتنا یقال لها سلمی من

بکربن وائل انهاسمعت عائشۃؓ تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہعلیه وسلم فقال یاعائشه هل من کسره فاتیته بقرص فوضعه علی فیه فقال یا عائشه هل دخل بطنی منه شئ کذلک قبله الصائمانما الافطار ممادخل ولیس مما خرج. ولجهاله المولاه لم یثبته بعض اهل الحدیث ولاشک فی ثبوته موقوفا علی جماعه ففی البخاری تعلیقا وقال ابن عباس وعکرمه الفطر ممادخل ولیس مماخرج

واسنده لبن ابی شیبه فقال حدثنا وکیع عن الا عمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال الفطر ممادخل ولیس مماخرج.واسنده عبدالرزاق الی ابن عباس رضی اللہعنهماوقال انما الوضوء مما خرج ولیس مما دخل والفطر فی الصوم مما دخل ولیس مما خرج وروی ایضا من قول علیؓ قاله البیهقی وعلی کل حال یکون مخصوصا بحدیث الاستقاء یعنی من ذرعه القئی وهو صائم فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض

(ب) حدیث میں ہے

"ان رسول اللہؐ کان یکتحل وھو صائم" اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا اثر حلق تک جاپہنچتا ہے لیکن یہ مفطر نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ من قبیل المسام ہے۔ اسی طرح روزہ دار کو غسل کرنے اور جسم پر تیل کی مالش کرنے کی اجازت ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسام کے ذریعے سے جو چیز جسم میں داخل ہو وہ مفطر صوم نہیں ہوتی لہذا یہ بھی مذکورہ عموم سے مخصوص ہوا۔

تخصیص کی رعایت کے بعد اب مفطر صوم کسی شئی کا وہ داخلہ ہوا جو مخارق معتادہ و غیر معتادہ سے معروف و معہود اجواف میں ہو۔ حاصل یہ ہے کہ فساد وعدم فساد صوم کیلئے جو سادہ سا معیار ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ مخارق سے، اگر کوئی شئی جسم کے کسی جوف کے اندر داخل ہو تو وہ مفطر صوم ہے الا یہ کہ ضرورت کسی موقع پر عدم فطر کی مقتضی ہو جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

حدیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنھم سے ثابت ہونے والا یہ معیار شریعت

کے منشا واصول کے عین مطابق ہےاور اس کیلئے ہمیں طبی تحقیقاتِ کی پیچید گیوں میں الجھنا نہیں پڑتا۔ البتہ اگر طبی تحقیقات وتدقیقات اس کے موافق ہوں تو یہ بات مزید اطمنان کا باعث ہوگی۔

(نوٹ) | یہاں ہم یہ واضح کردینا ضروری سمجھتے ھیں کہ اگر فقہاء نے دلائل ذکر نہ کیے ہوتے تو ہم جیسے مقلدین کیلئے تولب کشائی کی گنجائش ہی نہ تھی لیکن جب خود انہوں نے از راہ مہربانی دلائل ذکر کئے اور یہاں تک کہ ایک موقع پر صاحب ہدایہ نے یہ کہا کہ "ھذا لیس من باب الفقہ" اور صاحب فتح القدیر نے لکھا کہ "یفید انہ لاخلاف لواتفقوا علی تشریح ھذا العضو" تو انہی کی جانب سے ہمیں یہ گنجائش دی گئی کہ اگر تشریح کی تحقیقات فی لواقع کچھ اورثابت ہوں تو احکام میں ان کے مططابق ترمیم کردی جائے کماھو المفھوم من اصول الافتاء)

اس موقع پر ہم ایک ممکنہ اعتراض کا جواب بھی دیتے ہیں

اعتراض فقہاء کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مفطر تو کسی شئی کا جوف معدہ میں داخل ہونا ہے۔

I قال فی البحر والتحقیق ان بین جوف الراس وجوف البطن منفذا اصلیا فما وصل الی جوف الراس وصل الی جوف البطن.

II اما الحقنہ والوجور فلانہ وصل الی الجوف مافیہ صلاح البدن وفی القطور والسعوط لانہ وصل الی الراس مافیہ صلاح البدن(قاضی خان)

III یفید انہ لا خلاف لو اتفقوا علی تشریح ھذا العضو فان قول ابی یوسف(رحمہ اللہ) بالافساد انما ھو بناء علی قیام المنفذ بین المثانہ والجوف فیصل الی الجوف مایقطر فیھا وقولہ بعدمہ بناء علی عدمہ والبول یترشح من الجوف الی المثانہ. فیجتمع فیھا(فتح القدیر)

لہذا اس مفطر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کیوں نہیں کہتے کہ جن اعضاء مثلاً مثانہ ورحم اور جوف بطن کے درمیان منفذ نہیں ہے چونکہ ان اعضاء کے واسطے سے کوئی شئی جوف بطن تک نہیں پہنچتی لہذا ان اعضاء میں کسی شئی کے داخل ہونے

سے روزہ فاسد نہیں ہوگا جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مثانہ میں کسی شئی کے داخل ہونے کے بارے میں عدم فساد کا حکم لگاتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ کان سے جوف دماغ تک کچھ نہیں پہنچتا لہذا جوف بطن میں داخل ہونے کا بھی کوئی امکان نہیں ہوتااور ایسے ہی معدہ میں بھی۔ لہذا مفسد صوم بس یہ رہ گیا کہ کوئی شئی جوف معدہ میں حلق یا دبر کے ذریعے سے داخل ہو یا جائفہ کے ذریعے سے اور بس اور بلاشبہ اس میں روزے دار کیلئے بڑی آسانی ہے جو کہ شریعت کا منشاء بھی ہے۔

پھر ایک حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

(عن عائشه رضی الله عنها)قد دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا عائشه هل من کسره فاتیته بقرص فوضعه علی فیه فقال یا عائشه هل دخل بطنی منه شئی کذلک قبله الصائم انما الافطار مما دخل ولیس مما خرج

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مفطر صوم جوف بطن میں کسی شئی کا داخل ہونا ہے۔

جواب (I) خود اسی حدیث میں اور دیگر روایات میں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں قانون قاعدے میں ابہام ہے کیوکہ یہ واضح نہیں ہے کہ الفطر مما دخل میں مدخول فیہ سے کیا مراد ہے۔ آیا صرف جوف معدہ ہے جیسا کہ عام طور پر فقہی عبارات سے مفہوم ہوتا ہے یا جسم کے تمام اجواف ہیں مثلاً جوف معدہ جوف مثانہ جوف قبل ورحم جوف مجری النفس وغیرہ کہ جن کیلئے ظاہر جسم پر مخارق ہیں۔

اگرچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث کا اول حصہ پہلے معنی پر کسی درجے میں قرینہ بن سکتا ہے لیکن دیگر قرائن اور خود احتیاط کا پہلو دوسرے معنی کو مقتضی ہیں مثلاً

(۱) حضرت عائشہؓ کی حدیث کے اول حصے کا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ ایک جوف کا ذکر اور دیگر اجواف کا عدم ذکر ان کے ذکر عدم کو مستلزم نہیں ہے۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا قول ہے
انماالوضوء مماخرج وليس ممادخل والفطر فی الصوم ممادخل وليس مماخرج.
اس تقابل کا تقاضا یہ ہے کہ مدخل و مخرج دونوں میں یکساں ہوں اور وضو میں مخرج تنہا جوف معدہ نہیں ہے بلکہ مثانہ بھی ہے اور فرج داخل اور رحم بھی ہے وغیرہ۔
(۳) ممکن ہے کہ فقہی توجیہات بعد کے فقہاء کی ہوں اور مجتہدین نے مسائل کی بناء صرف تشریحی تحقیقات پر نہیں بلکہ اور امور پر کی ہو۔
(۴) امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بھی ملتا ہے۔
وبعضهم جعل المثانه نفسهاجوفاعند ابی یوسف رحمه الله
اس سے معلوم ہوا کہ بعض فقہاء کے نزدیک مثانہ بھی ایسے ہی اصالہ جوف ہے جیسا کہ جوف معدہ۔ اسی عبارت سے نمبر ۳ کی تائید بھی ہوتی ہے۔
حاصل یہ ہے کہ صرف جوف معدہ میں کسی شی کا داخل ہونا مفطر صوم نہیں ہے بلکہ کسی بھی جوف میں داخلہ واستقرار مفسد صوم ہے۔

بحث ثالث۔ علیحدہ علیحدہ اعضاء کے احکام۔

(۱) <u>آنکھ کے بارے میں</u> آنکھ اور ناک کے درمیان ایک باریک سا منفذ ہوتا ہے جس کو Naso-Lacrimal Duct کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے جب ہم آنکھ میں دوا کے قطرے ٹپکائیں تو وہ اس باریک سی نالی سے گزرتی ہوئی حلق میں آجاتی ہے اور دوا کا مزہ محسو ہوتا ہے۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ جب دوا حلق تک پہنچتی ہے تو اس کے بعد لامحالہ معدہ تک بھی پہنچتی ہو گی لہذا روزہ ٹوٹ جانا چاہیے۔ اس کا جواب یہ ہے۔
(۱) شریعت نے اس کو قاعدہ "انما الفطر مما دخل وليس مما خرج" سے مستثنی کیا ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ان رسول اللہ ﷺ کان یکتحل

وھوصائم اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا اثر بھی حلق محسوس ہوتا ہے کہ تھوک و بلغم میں سرمہ کی سیاہی نظر آتی ہے۔

(۲) مذکورہ بالامنفذ اتنا باریک ہوتا ہے کہ عام نظر سے اس کا ادراک بھی نہیں ہوسکتا لہذا یہ مثل مسام کے ہے اور مسام سے گزرنے والی چیز مفطر صوم نہیں ہوتی۔ علامہ زیلعی رحمہ للہ فرماتے ہیں

ولئن کان عینه فهو من قبیل المسام فلا یفطره.

(نوٹ) بعض اوقات اس باریک سی نالی میں ایک نلکی داخل کر کے پانی گزارا جاتا ہے تاکہ صفائی ہوجائے اس صورت میں چونکہ وہ نالی کی اب مسام کی حیثیت باقی نہں رہتی لہذا اب جو پانی حلق میں جا کر معدہ میں جائے گا تو مفطر صوم ہوگا۔

کان کے بارے میں | کان کے تین حصے ہوتے ہیں بیرونی، وسطی اور اندرونی۔ بیرونی اور وسطی کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے اور اسی طرح وسطی اور اندرونی کے درمیان بھی۔ باہر کے پردے سے کوئی تیل وغیرہ دماغ تک پہنچ جائے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ کان اور جوف راس کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہوتا۔ وسطی حصے اور حلق کے درمیان ایک نالی نما منفذ یعنی Eustchian tube ہوتی ہے جو عام حالتوں میں تو کھلی ہوتی ہے لیکن کان کے بیرونی پردے کے پھٹنے کی صورت میں بند ہوجاتی ہے اور اس سے بالفرض اگر کچھ دوا نفوذ بھی کرے گی تو وہ مسام میں سے نفوذ کرنے کے مثل ہوگی۔

لہذا کان میں ڈالا گیا کوئی تیل وغیرہ نہ تو جوف راس میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے واسطے سے جوف بطن میں جیسا کہ پہلے تفصیل گزر چکی ہے۔ اس طرح فقہاء کی اپنی تعلیل کے مطابق تو روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

ہم نے جو معیار ذکر کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ کان میں کسی بھی شی کے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جانا چاہیے خواہ وہ تیل ہو یا پانی ہو اور خواہ پانی خود بخود

داخل ہوا ہو یا عمداً داخل کیا گیا ہو اور خواہ وہ جامد کی ایسی شکل ۔۔۔ ہو کہ جس کو جوف کان میں استقرار بھی حاصل ہوتا ہے مثلاً سفوف وغیرہ۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں بطن کا لفظ ہے جو سینے کے نیچے کے نرم حصے (Abomen) پر بھی بولا جاتا ہے لہذا ہم محض ان اجواف میں کسی شی کے داخلہ اور استقرار کو کیوں نہ مفطر ٹھہرائیں جو بطن میں واقع ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بطن میں موجود اجواف کے علاوہ باقی بدن میں صرف دو جوف رہ جاتے ہیں یعنی مجری النفس (Respirartory tact) اور کان کے اجواف۔ حدیث میں موجود لفظ بطن میں احتمال ہے کہ اس سے مراد جوف معدہ ہو جیسا کہ سباق سے معلوم ہوتا ہے۔ اس احتمال کے ہوتے ہوئے پھر پیٹ و بطن کے دیگر اجواف اور کان کے جوف کے درمیان کچھ فرق نہیں رہتا۔ نیز احتیاط بھی اسی کی مقتضی ہے کہ ان کے مابین فرق نہ کیا جائے کیونکہ ائمہ حنفیہ کان میں تیل پڑنے پر روزے کے فساد کے بالاتفاق قائل ہیں۔

ہمارے نزدیک کان میں تیل ڈالنے یا پانی ڈالنے سے روزہ کے فاسد ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ علت دونوں میں یکساں ہے البتہ خود بخود پانی داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ پانی کے بارے میں قاضی خان بھی تفصیل کے قائل ہیں اگرچہ علت میں فرق ہے۔

قال(القاضی خان) اذا خاض الماء فدخل اذنه لایفسد صومه وان صب الماء فیها اختلفوا فیهاوالصحیح الفسادلانه موصل الی الجوف بفعله فلا یعتبر فیه صلاح البدن کمالو ادخل خشبه وغیبها الی آخر کلامه وبه تندفع الاشکالات ویظهر ان الاصح فی الماء التفصیل الذی اختاره القاضی رحمه الله(فتح القدیر)

کان میں خود بخود پانی کے داخل ہونے کی صورت میں عدم فساد کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ ایسا ہونا آدمی کے اختیار سے باہر ہوتا ہے اور روزے میں نہانے کی

ضرورت ہو سکتی ہے فرض بھی اور سنت بھی۔ تبرید کیلئے بھی اباحت تو ہے۔ پس غیر اختیاری ہونے کے باعث فساد کا حکم نہیں لگائیں گے جیسا کہ مکھی اگر خود بخود روزہ دار کے پیٹ میں چلی جائے تو استحساناً اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

جامد چیزوں کو کان میں داخل کرنے کی صورت میں حکم یہ ہوگا کہ اگر وہ کان میں جا کر چھپ جائیں اور باہر سے نظر نہ آئیں اور خود بخود باہر بھی نہ نکلیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ اگر کوئی چھوٹا کنکر یا اس جیسی کوئی شی داخل ہونے کے بعد خود بخود یعنی آلات و اوزار کی مدد کے بغیر باہر نکل آئے تو عدم استقرار کے باعث فساد صوم کا حکم نہ لگائیں گے۔

مثانہ کے بارے میں گردوں تک جو خون جاتا ہے اس میں سے پیشاب چھن کر دائیں بائیں کی نالیوں (Ureters) کے ذریعے مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے بوقت ضرورت خارج ہوتا ہے مثانہ اور جوف معدہ کے درمیان قطعی طور پر کوئی منفذ نہیں ہوتا اس میں قدیم خیال کے برعکس مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

لہذا ہمارے پیش کردہ معیار کے مطابق کسی دوا وغیرہ کے مثانہ میں خواہ وہ مرد کا ہو یا عورت کا داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی قول امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ البتہ توافق علت نہیں جو مضر نہیں۔ مزید براں بعض حضرات کا یہ قول بھی موجود ہے کہ "وبعضھم جعل المثانۃ نفسھا جوفا عند ابی یوسف رحمہ اللہ

قصبۃ الذکر (Pens) کے بارے میں مرد میں مثانہ سے لے کر پیشاب کی نالی کے سوراخ تک ایک لمبی سی نالی (Urethra) ہوتی ہے جس کا کچھ حصہ قصبۃ الذکر میں ہوتا ہے یعنی (Penile Urethra) اور کچھ حصہ پیٹ کے اندر ہوتا ہے یعنی Prostatic &Membranous Urethra عورت میں یہ نالی نسبتاً چھوٹی

ہوتی ہے اور جتنی بھی ہوتی ہے یعنی ۲/۳ وہ سب پیٹ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔
(نوٹ:) یہ بات معلوم رہے کہ عورت میں فرج خارج کے اندر جیسے فرج داخل کا سوراخ ہوتا ہے اسی طرح اس کے ذرا اوپر پیشاب کی نالی کا علیحدہ سوراخ ہوتا ہے۔

پیشاب کی نالی بھی چونکہ ایک مستقل جوف ہے لہذا وہ خواہ مرد کی ہو یا عورت کی اس میں کچھ داخل ہو کر چھپ جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس کی تائید اس تصریح سے بھی ہوتی ہے۔

ومانقل عن خزانه الا کمل فیما اذا حشا ذکره بقطنه فغیبها انه یفسد کاحتشائهامما یقتضی ببطلان حکایه الاتفاق علی عدم الفساد فی الاقطار ما دام فی قصبه الذکر ولا شک فی ذلک (فتح القدیر)

خزانہ الاکمل کی اس جزئی کے علاوہ صاحبین یا کم ازکم امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور اقطار فی الاحلیل سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی اس کے موافق ایک روایت موجود ہے۔ بدائع میں علامہ کاسانی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں

"واما الاقطار فی الاحلیل فلا یفسد فی قول ابی حنیفه وعندهما یفسد ... وروی الحسن عن ابی حنیفه مثل قولهما وعلی هذه الروایه اعتمد استاذی رحمه الله . وذکر القاضی فی شرحه مختصر الطحاوی وقول محمد مع ابی حنیفه (ص: ۹۳ ج:۲)

بعد کے فقہاء نے ان اقوال کی جو بھی توجیہ و تعلیل کی ہو ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہمیں ہمارا مطلوبہ حکم ائمہ احناف ہی سے حاصل ہے کہ اقطار فی الاحلیل مفسد صوم ہے اور ایسا مطلقاً ہے مثانے میں داخل ہونے کی قید کے ساتھ مقید نہیں ہے البتہ ابن عابدین رحمہ اللہ کا یہ کہنا

" وافاد انه لوبقی فی قصبه الذکر لا یفسد اتفاقاً ولا شک فی ذلک وبه بطل مانقل عن خزانه الاکمل لوحشا ذکره بقطنه فغیبها انه یفسد لان العله من الجانبین الوصول الی الجوف وعدمه بناء علی وجودالمنفذ وعدمه لکن هذا یقتضی عدم الفساد فی حشو الدبر وفرجها الداخل ولا مخلص الا باثبات ان المدخل فیهما تجذبه الطبیعه فلا یعود الامع الخارج

المعتاد وتمامه فی الفتح. قلت الاقرب التخلص بان الدبر والفرج الداخل من الجوف اذا لاحاجز بینهما وبینه فهما فی حکمه والفم والانف وان لم یکن بینهما وبین الجوف حاجز ا الا ان الشارع اعتبرهما فی الصوم من الخارج وهذا بخلاف قصبه الذکر فان المثانه لا منفذ بها علی قولهما وعلی قول ابی یوسف وان کان لها منفذ الی الجوف الا ان المنفذ الآخر المتصل بالقصبه منطبق لا ینفتح الا عند خروج البول فلم یعط للقصبه حکم الجوف(ص : ۱۰۹ ج :۲ رد المحتار)

تو اگرچہ تشریح البدن کے اعتبار سے تو انکا یہ کہنا صحیح ہے کہ

"الاان المنفذالآخرالمتصل بالقصبہ منطبق لاینفتح الاعند فروج البول"

لیکن جو مسئلہ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ ائمہ کے قول سے مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ اس صورت میں اقطار فی الاحلیل میں اختلاف کا ذکر ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے بلکہ اختلاف صرف اسی صورت میں رہ جاتا ہے کہ شئی مثانہ میں داخل ہو اور اس کا علم بھی ہوجائے کہ وہ مثانہ میں داخل ہو گئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی ہر ہر اقطار میں متعذر بلکہ ابن عابدین رحمہ اللہ کے مطابق احلیل کے راستے مثانے میں کوئی شی داخل ہی نہیں ہو سکتی

الا ان المنفذ الآخر المتصل بالقصبه منطبق لا ینفتح الا عند خروج البول "

اس صورت میں ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اقطار فی الاحلیل کے ذکر کا بے فائدہ ہونا اظہر ہے۔ واللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ لہذا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مطلقاً اقطار فی الاحلیل کو مفسد صوم سمجھنا ناگزیر ہے۔

۵۔فرج داخل اور رحم کے بارے میں اگرچہ اپنے پاس موجود فقہ کی کتابوں میں یہ تصریح تو نہیں ملی کہ فرج داخل ورحم اور جوف معدہ کے درمیان منفذ ہے لیکن فرج داخل اور رحم میں سے کسی شئی کے داخل و مستقر ہونے سے فساد صوم کا قول ضرور ملتا ہے۔

وکذا(ای لم یفسد صومه)لوادخل اصبعه فی استه او ادخلت المراه فی فرجها هو المختار الا اذا کانت الاصبع مبتله بالماء او الدهن فحینئذ

یفسد لوصول الماء اوالدهن وقیل ان المراه اذاحشت الفرج الداخل فسد صومها (البحرالرائق)

"خودروزہ کی حالت میں (رحم میں) یہ چھلاچڑھانامفسد صوم ہے" (امدادالفتاوی)

جدید تحقیقات کی روسے اگرچہ ان کےاور جوف معدہ کےدرمیان کوئی منفذ نہیں ہوتالیکن چونکہ یہ بھی ایک جوف ہے لہذا اس میں کسی شئی کےدخول واستقرار سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶ - آمہ وجائفہ کے بارے میں جائفہ کاوہ زخم جومعدہ یا آنت میں کھلتاہواس میں دوا ڈالی جائےاور وہ جوف معدہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ کے ٹوٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

آمہ سر کےاس زخم کوکہتےہیں جو ھڈی کو توڑکردماغ کے گرد جھلیوں (Meninges)تک پہنچ جائے۔ یہ جھلیاں دماغ کا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ھوتی ہیں اور نیچے حرام مغزپر محیط جھلیوں کے ساتھ متصل ہوتی ہیں جوف دماغ کی تحقیق ہم پہلے کرچکے ہیں۔

موجودہ دور میں کھوپڑی کےاندر دماغ کی جگہ کو کھوپڑی کا جوف (Cranial cavity) کہتے ہیں لیکن چونکہ یہ دماغ سے پرہوتی ہے اور اس کو جوف سمجھنا یاکہنا محض ایک طبی اصطلاح ہے لہذا احکام شرعیہ میں اس کا اعتبار نہیں کیاجاسکتا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ آمہ میں دوا لگانے سے چونکہ دوا کسی معہودومعروف جوف میں داخل نہیں ہوتی لہذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ صاحبین رحمہمااللہ بھی حکم یہی لگاتےہیں اگرچہ انکے قول کی جو توجیہ کی گئی ہےوہ مختلف ہے یعنی

لعدم التیقن بالوصول لانضمام المنفذ مره واتساعه اخری.

اسی طرح اگرزخم کی وجہ سے پیٹ کی کھال کٹ جائے لیکن زخم معدہ یا آنت تک نہ اتراہواور پھر اس زخم میں دوا لگائی ہو توروزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ دوا

کسی معہود و معروف جوف میں داخل نہیں ہوئی ہے اگرچہ موجودہ دور میں علم تشریح والے اس کو بھی جوف پیٹ یعنی (Abdominal cavity) کہتے ہیں۔ یہ اصطلاحی جوف بھی معدہ اور آنتوں وغیرہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

۷۔ مجری النفس (سانس کی نالی) کے بارے میں مجری نفس سینے میں داخل ہو کر مرحلہ وار کئی شاخوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ یہ خود ایک مستقل جوف ہے۔ اس کے برعکس مری (کھانے کی نالی) سینے میں سے گزر کر پیٹ میں داخل ہو کر معدہ میں کھلتی ہے مجری نفس کا مری یا جوف معدہ کے ساتھ کچھ اتصال نہیں ہوتا۔

مجری نفس میں کسی شئی کو داخل کرنے سے فساد صوم کا قول فقہاء کرتے ہیں۔

ومفاده انه لوادخل حلقه الدخان افطر ای دخان کان ولوعودا اوعنبرالو ذاکرا لامکان التحرزعنه (ردالمحتار)

ای بای صوره کان الادخال حتی لو تبخرببخورفاواه الی نفسه واشتمه ذاکرا لصومه افطر لا مکان التحرز عنه وهذا مما یغفل عنه کثیر من الناس ولا تتوهم انه کشم الورد ومائه والمسک لوضوح الفرق بین هواء تطیب بریح المسک وشبهه و بین جوهر دخان وصل الی جوفه بفعله امداد وبه علم حکم شرب الدخان و نظمه الشر نبلالی فی شرحه علی الوهبانیه بقوله ویمنع من بیع الدخان وشربه وشاربه فی الصوم لا شک یفطر (ردالمحتار)

اور ظاہر ہے کہ دھواں یا دھونی یا بھاپ عام طور سے پیٹ میں نہیں داخل کی جاتی بلکہ مجری نفس کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل کی جاتی ہے اور قاعدہ ہے کہ سانس لینے کے دوران کھانے کی نالی بند ہوتی ہے اور جس وقت کچھ چیز نگل رہے ہوں تو سانس کی نالی کا مدخل بند ہوجاتا ہے۔ یہ مسئلہ بھی ہمارے ذکر کئے ہوئے معیار کی تائید کرتا ہے۔

یہ جو قاعدہ ابھی ہم نے ذکر کیا اس کیلئے حوالہ ملاحظہ ہو۔

Upper Oesophageal Sphincte

The upper end of the oesophagus () is normally shut off from the pharynx, and there is resistance to the passage of a gastroscope. ___Normally this sphincter opens 0.2-0.3 Seconds after beginning of a swallow, remain open for 0.5-1.0 seconds, and then closes. (Applied Physiology by Samson Wright).

۸- دبر (Anus) دبر کے اندر کوئی چیز داخل ہونے کے بارے میں بظاہر متعارض احکام ملتے ہیں۔

(الف) ادخل اصبعہ مبلولۃ بماء اودھن فی دبرہ او استنجی فوصل الماء الی داخل دبرہ (یفسد الصوم)۔۔۔ والحد الفاصل الذی یتعلق بالوصول الیہ الفساد قدر المحقنۃ وقلما یکون ذلک۔

(ب) ادخل قطنۃ اوخرقۃ او خشبۃ او حجرا فی دبرہ وغیبھا (یفسد الصوم) لانہ تم الدخول (مراقی الفلاح)

بظاہر تعارض کی وجہ یہ ہے کہ پہلے مسئلے میں قدر محقنہ کی قید لگائی گئی ہے جبکہ دوسرے مسئلے میں ایسا نہیں ہے۔ مزید بریں جب قدر محقنہ کو شارع کی جانب سے فم کی طرح خارج کا حکم حاصل نہیں ہے اور وہ جوف کے ساتھ متصل و متعلق بھی ہے تو اس مقدار کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں بنتی

البتہ ان مسائل کی یہ توجیہ کی جاسکتی ہے کہ روزہ میں بھی پانی سے استنجا کرنے کا شرعی حکم موجود ہے اور دبر میں استنجا کا کچھ پانی داخل ہونے سے کلی احتراز متعذر ہے کبھی اجابت کے بعد دبر کے سوراخ کے زیادہ کشادہ ہونے کی بنا پر بھی پانی داخل ہوجاتا ہے۔ اس مجبوری و ضرورت کیلئے حد فاصل قدر محقنہ کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی ضرورت کے تحت اگر بواسیری مسے لٹک گئے ہوں اور استنجا کے بعد خشک کئے بغیر اوپر چڑھالیا گیا ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

خاتمہ اس ضرورت کے علاوہ اور صورتوں میں یعنی دوا یا تیل لگانے یا دبر کے اندر نلی کے ذریعے سے بواسیری یا کوئی اور مرہم لگانے یا روئی، پتھر، لکڑی

کا ٹکڑا داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اس عرضداشت میں ہماری یہ خواہش رہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے منقولہ احکام کو برقرار رکھتے ہوئے کوئی توجیہ کی جائے اور الحمد اللہ سوائے ایک آدھ موقع کے ہمیں کچھ عدول کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نفس کی ظاہری و مخفی شرارتوں سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔